© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظـــــــرات

اسلام نام ہے خود سپردگی اور اطاعت کا ، اللہ تعالی کی رضاجوئی کا ، غیر اللہ سے قطع تعلق کا ۔ کوئی شخص جو اسلام کا حلقہ بگوش ہو اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اوامر و نواهی میں اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی اور کا تابع فرمان ہو ۔ بلا شبہہ اسلام ایک پابندی بھی ہے لیکن یہ ایک ایسی پابندی ہے جس پر ہزاروں آزادیاں قربان کی جا سکتی ھیں ۔ یہ ایسی غلامی ہے جو انسان کو دوسری ہر قسم کی بندش سے آزاد کر دیتی ہے ۔ اسی حقیقت کو اقبال نے اس شعر میں بیان کیا ہے ؎

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدہ سے دیتا ہے آدمی کو نجات

اسلام اس خدا کا بھیجا ہوا دین اور دستور حیات ہے جو کائنات کا خالق و مالک ہے ۔ اس لئے اس دنیا میں زندگی بسر کرنے کا صحیح طریقہ وهی هو سکتا ہے جو اسلام بتاتا ہے ۔ اور یہ بات تو ہر شخص اپنے تجربے سے جانتا ہے کہ صحیح طریقے پر زندگی بسر کرنے هی میں سکھ چین اور امن و سلامتی ہے ۔ عہد رسالت میں جب غیر مسلموں کو دعوت دی جاتی تھی تو اس میں عموماً ایک فقرہ یہ بھی هوتا تھا "اسلم تسلم" جس کا مفہوم عام طور سے یہ لیا جاتا ہے کہ اسلام کو قبول کرلو اور جان کی امان پاؤ ۔ لیکن اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ ایمان لاؤ اور دنیا و آخرت کی سلامتی سے بہرہ مند ھو ۔ اسلام ایک ایسا سہارا جو انسان کو بظاہر نامساعد حالات اور ناسازگار ماحول میں بھی سکون اور طمانینت کی دولت سے مالامال کرتا ہے ۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ۔

(مــــدیــــر)

* * * * * *

© rasailojaraid.com

Fikr-o-Nasar (Islamabad) 19:3 (1981) © rasailojaraid.com

سرسید اور علماء

کے

اختلاف کی بنیاد

(ایک غلط فہمی کا ازالہ)

ضیاء الدین لاہوری

سرسید احمد خان نے جنگ آزادی ۱۸۵۷ء سے قبل متعدد مذہبی رسائل تصنیف کئے جنہیں قبول عام کا درجہ حاصل ہوا ، لیکن جنگ آزادی کے بعد جب انہوں نے مذہب سے متعلق جدید نظریات پر مبنی تحریریں پیش کیں تو وہ ہندوستان کے مسلمانوں میں ایک متنازعہ فیہ شخصیت بن گئے ۔ اُن کی مخالفت اس وقت عروج کو جا پہنچی جب ان کی سرپرستی میں مدرسۃ العلوم علی گڑھ کی بنیاد رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ۔ بحث و مباحثہ کا یہ سلسلہ دار العلوم کے قیام کے بعد بھی کافی عرصہ جاری رہا ۔ زمانہ کروٹ لے چکا تھا لہذا وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ مخالفتوں کے طوفان کم ہوتے گئے ۔ ایک نسل ختم ہوئی اور دوسری نے جنم لیا ۔ جب وہ جوان ہوئی تو گزشتہ واقعات کے پس منظر سے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو چکی تھیں ، یا کر دی گئی تھیں ۔ انگریزوں اور ان کے کارندوں کا تیار کردہ تعلیمی نصاب جو کچھ سکھاتا رہا ، ہم اُسے من و عن قبول کرتے رہے اور خود کبھی تحقیق کی زحمت گوارا نہ کی ۔ اگر کوئی کوشش ہوئی بھی تو حقائق کو قبول کرنا ایک کٹھن مرحلہ بن گیا کیونکہ تصویر کا ایک رُخ ، جو بچپن ہی سے دماغ میں جا گزیں ہو چکا تھا ، دوسرے رخ کے واضح ہو جانے کے باوجود اسے رد کرنا اپنی توہین اور حقارت آمیز امر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دکھائی دیتا تھا ۔ تا ہم جنھوں نے حقائق پیش کرنے کی جسارت کی ، انھیں بوجوہ مصنوعی جذباتی تحریروں کے ذریعہ ایسا کرنے سے روک دیا گیا ۔ اس رد عمل کے نتیجے میں بہت سے محققین اس موضوع پر تحقیق کرنے کی طرف راغب نہ ہو سکے ، لہذا انشا پردازی کے زور سے حقائق کو مزید مسخ کرکے رکھ دیا گیا ۔

اگر بات یہیں تک محدود رہتی تو بھی کسی حد تک گوارا تھا مگر نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ایک منصوبے کے تحت بعض کتابوں میں قطع و برید کی گئی تاکہ جدید نسل کو مکمل اندھیرے میں رکھا جا سکے ۔ ان کتابوں میں مولانا حالی کی «حیات جاوید» اور شیخ محمد اکرام کی «موج کوثر» بھی شامل ھیں ۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم غلط مفروضوں کو حقائق سمجھ کر سینے سے لگائے بیٹھتے ھیں اور جس کے باعث سرسید کی زندگی کے بہت سے پہلوؤں پر باقاعدہ تحقیق کئے بغیر کسی حتمی رائے تک پہنچنا انتہائی مشکل ہو گیا ہے

ضرورت اس امر کی ہے کہ حقائق کی جستجو میں الفاظ کے گورکھ دھندوں پر مبنی مضامین کا سہارا لینے کی بجائے ہم اصل ماخذ تلاش کرنے کی کوشش کریں تاکہ اپنی قومی زندگی کے ماضی کو صحیح طور پر پیش کر سکیں ۔

بعض حلقوں کی عادت ہے کہ اس قسم کے متنازعہ امور میں خود تو ایک فریق کو خواہ مخواہ مطعون ٹھہراتے رہتے ھیں مگر جب اس کے جواب میں اصل حقائق پیش کئے جائیں تو اسے گڑے مردے اکھاڑنے سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔ یہ طرز عمل انصاف کے ترازو پر پورا نہیں اترتا ۔ گزشتہ واقعات ہمارے لئے تکلیف دہ ہوں یا باعث فخر ، ہمیں اپنی قومی و ملّی زندگی کو صحیح خطوط پر استوار کرنے میں ایک اہم کردار اداکرناچاھیئے ۔ اگر ہم حقائق سے چشم پوشی کا ارتکاب کریں ، یا واقعات کو غلط رنگ میں پیش کرکے قبائح کو محاسن اور محاسن کو قبائح قرار دے ڈالیں تو یہ فیصلے ہماری قومی زندگی کا ایک بہت بڑا المیہ ہوں گے اور ہم غلط نہج پر پڑ کر ٹھوکریں کھائیں گے ۔ کسی کی برائیوں پر پردہ ڈالنا اور بات ہے لیکن اُنھیں مستحسن صورت میں پیش کرنا

© rasailojaraid.com